



## سوال

(17) اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور صوفیاء

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے متعلق علماء اہل سنت اور صوفیاء کا فرق بیان کیجئے اور صحیح عقیدہ کیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل سنت کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ اور صفات پر اس طرح ایمان لانا فرض ہے جس طرح قرآن، حدیث، اجماع اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سلف صالحین سے ثابت ہے مثلاً:

1- اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

2- اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

ان صفات اور تمام صفات ثابتہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے استواء علی العرش اور علو سبحانہ و تعالیٰ کے دلائل کے لیے علمائے اہل سنت نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 748ھ) کی مشہور کتاب: العلو للعلی الغفار دو جلدوں میں تحقیق کے ساتھ چھپی ہوئی ہے جس کے 1641 صفحات ہیں۔

امام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لَنَرِفَ رَبَّنَا فَوْقَ سَمَوَاتِ عَلِي الْعَرْشِ اسْتَوَى بَارِسَ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا نُقُولُ كَمَا قَالَتِ الْجَمِيَّةُ إِنَّهُ بَاهِنَا وَأَشَارَ إِلَى الْأَرْضِ"

"ہم اپنے رب کو جانتے ہیں، وہ سات آسمانوں سے اوپر عرش پر مستوی ہے، اپنی مخلوقات سے جدا ہے۔ اور ہم جہمیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کہ وہ یہاں ہے اور انہوں نے زمین کی طرف



اشارہ کیا۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص 427 و سندہ صحیح دوسرا نسخہ ص 538 تیسرا نسخہ 2/335 ح 902)

اہل سنت کے خلاف جہمیہ (ایک انتہائی خطرناک گمراہ فرقہ) اور بتدعین ضالین مصلین کے دو عقیدے ہیں :

1- معطلہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ اوپر ہے نہ نیچے، نہ سامنے ہے نہ پیچھے نہ دائیں طرف ہے نہ بائیں طرف، یعنی وہ جہات ستہ میں سے کسی طرف نہیں!

یہ (معطلہ) لوگ کہتے ہیں :

"انہ تعالیٰ یس فی جہۃ"

وہ (اللہ تعالیٰ) جہات میں سے کسی جہت پر نہیں ہے۔ (دیکھئے شرح المواقیف ج 8 ص 22)

یہ تو معدوم (جس کا کوئی وجود اور ذات اصلاً نہ ہو) کی صفت اور تعریف ہے۔ دیکھئے اجتماع الجیوش الاسلامیہ لابن القیم (1/180 الشاملہ)

2- جہمیہ کہتے ہیں : اللہ تعالیٰ ہر جگہ بذاتہ اور ہر مخلوق میں ہے۔ معاذ اللہ۔

ان لوگوں پر سلف صالحین نے شدید رد فرمایا، بلکہ تکفیر بھی کی ہے، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"ومقالة الجہمیۃ : ان اللہ تبارک وتعالیٰ فی جمیع الامکنۃ، تعالیٰ اللہ عن قولہم"

"جہمیہ کا قول ہے کہ اللہ ہر مکان میں ہے۔ پاک ہے اللہ ان کے قول سے۔"

(العلو للعلی الغفارج 2 ص 970 ح 352)

یہ لوگ فرقہ ضالہ مشبہہ کی ایک قسم ہیں۔ (اعاذا اللہ من شرہم)

صوفیاء سے عام طور پر دو گروہ مراہلیے جاتے ہیں :

1- صحیح العقیدہ صالحین اور زہاد اُمت مثلاً حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن الحارث الحافی رحمہم اللہ یہ سب اہل سنت کے عقیدے پر تھے اور جہمیہ، معطلہ مشبہہ اور بتدعین کے عقائد باطلہ سے بہت دور تھے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

"ولایجوز وصفہ بانہ فی کل مکان، بل یقال انہ فی السماء علی العرش"

"یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر جگہ میں ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے وہ آسمان میں عرش پر ہے۔ (الغنیۃ الطالین طریق الحق ج 1 ص 56 العلو للعلی الغفارج 2 ص 1370 فقرہ 548)

طبقات الحنا بلہ لابن رجب (1/296)



یاد رہے کہ غنیۃ الطالبین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ دیکھئے کتاب الذیل علی طبقات الحنا بلہ لابن رجب (1/296) والعلو للعلی الغفار (2/1370)

عمر بن عثمان المکی شیخ الصوفیہ نے اپنی کتاب: آداب المریدین میں کہا:

"المستوی علی عرشہ بعظمتہ جلالہ دون کل مکان"

"وہ اپنی عظمت و جلالت کے ساتھ اپنے عرش پر مستوی ہے، ہر جگہ نہیں۔ (العلو للعلی الغفار 2/1225)

2- طولی اور ضال مضل (گمراہ) صوفیاء مثلاً حسین بن منصور الحلاج اور ابن عربی المرسی وغیرہما ان کے اور اہل سنت کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً ابن عربی نے کہا: "بس توبندہ ہے اور توب ہے" (فصوص الحکم ص 157 توضیح الاحکام ج 1 ص 57)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

کتاب مذکور فصوص الحکم کا مصنف اور اس جیسے دوسرے مثلاً قونوی، تلمسانی، ابن سبعین، ششری، ابن فارض اور ان کے پیروکاروں کا مذہب یہ ہے کہ وجود ایک ہے۔ انھیں وحدت الوجود والے کہا جاتا ہے اور وہ تحقیق و عرفان کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ لوگ خالق کے وجود کو مخلوقات کے وجود کا عین قرار دیتے ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج 2 ص 123-124 توضیح الاحکام ج 1 ص 56)

عبدالکریم بن ابراہیم الجبلی (غالی صوفی) نے ایک مسافر کا کلام بطور تائید اور بطور حجت نقل کیا: "میں اپنی ہی مخلوق اور اپنا ہی خالق ہوں۔"

(انسان کامل اردو مترجم 33 طبع نفیس اکیڈمی کرچی)

عبدالکریم الجبلی نے اپنی اس کتاب کے شروع میں کہا:

"پس وہی حامد ہے اور وہی حمد اور وہی محمود وہی مطلق عین اُس چیز کا ہے جس کا نام خلق اور حق ہے۔" (انسان کامل ص 17)

حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی (جنھیں بعض لوگ مہاجر کی کہتے ہیں) نے کہا:

"بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا اور خدا ہر بندہ" (شما تم امدادیہ ص 38)

حاجی امداد اللہ نے کہا:

"اکثر لوگ توحید وجودی میں غلطی کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں تمثیل بیان فرمائی کہ کسی گرو کا ایک چیلہ توحید وجودی میں مستغرق تھا راستہ میں ایک فیمل مست ملا اسپر فیلیان پکارتا آتا تھا کہ یہ ہاتھی مست ہے میرے قابو میں نہیں ہے۔ اس (چیلہ کو) لوگوں نے بہت منع کیا۔ مگر اس نے نہ مانا اور کہا وہی تو ہے اور میں بھی وہی ہوں خدا کو خدا سے کیا ڈر۔ آخر ہاتھی نے اسے مار ڈالا۔ جب اس کے گزرنے یہ حال سنا گالی دیکر کہا کہ ہاتھی جو منظر مضل تھا۔ اس کو تو دیکھا اور فیلیان کو کہ منظر ہادی تھا نہ دیکھا ہادی و مضل اوپنیچے جمع تھے۔ ع

گرفرق مراتب نہ کنی زندیقہ۔" (شما تم امدادیہ ص 90 امداد المشتاق ص 126 فقرہ 318 دوسرا نسخہ ص 132)

اس قصے سے پانچ باتیں ظاہر ہیں:

1- گروہ کا چیلہ اپنے آپ کو اور ہاتھی کو خدا سمجھتا اور کہتا تھا۔



2- گرو کے نزدیک ہاتھی مظہر ماضل اور فیلبان (ہاتھی چلانے والا) مظہر ہادی تھا۔

3- صوفیاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے بقول اُن کے خیر مظہر ہادی اور بقول اُن کے شر مظہر ماضل ہے، جیسا کہ اس عبارت سے واضح ہوتا ہے۔

4- گرو اور حاجی امداد اللہ دونوں نے چیلے کے اس عقیدے "خدا کو خدا سے کیا ڈر؟" کی تردید نہیں کی بلکہ لوگوں کو سمجھایا کہ ہاتھی پر فیلبان بھی خدا (مظہر ہادی) تھا، لہذا چیلے کو اوپر والے خدا کی بات ماننا چاہیے تھی اور نہ ملنے کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

5- صوفیاء وحدت الوجود کے عقیدے کو دل و جان سے صحیح سمجھتے ہیں۔

یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے لیکن اختصار کی وجہ سے صوفیائی عقیدہ وحدت الوجود کا ایک واقعہ بیان کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔

رشید احمد گنگوہی دہلوی نے ایک دفعہ کہا: "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایجابار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلائی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سانسے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟" اُس نے کہا حضرت روسیہ ہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سن کر آگ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا لاجول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیہ و گناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے مُنہ پر پشاب بھی نہیں کرتی۔" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھ کر چل دی۔" (تذکرۃ الرشید ج 2 ص 242)

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ (نعوذ باللہ)

نقل کفر کفر نہ باشد

خود رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے لکھا:

تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ۔۔۔!"

(مکاتیب رشیدیہ ص 10 فضائل صدقات حصہ دوم ص 556 بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص 15)

مختصر یہ کہ اس قسم کے صوفیاء اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے قرآن و حدیث کے مخالف اور اہل سنت سے خارج ہیں۔

(أعاذنا اللہ من شر ہم۔ آمین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ علمیہ

جلد 3- توحید و سنت کے مسائل - صفحہ 71

محدث فتویٰ